رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

الله اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴
ماہانہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۰ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۰۴

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر جلسہ تحریک جدید میں

قادیان ۲۸ - جون - آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصےٰ میں تحریک جدید کے مطالبات کو عملی جامہ پہنانے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے بیش از بیش قربانیاں کرنے کے متعلق نہایت اہم تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ حضور نے تقریر کے اختتام پر تمام جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

تحریک جدید قطرہ ہے۔ قربانیوں کے اس سمندر کا جو تمہارے سامنے آنے والا ہے۔ جو اس قطرہ سے ڈرتا ہے۔ اسے دیوانے کتے نے کاٹا ہے یعنی شیطان نے اس پر غلبہ کیا ہوا ہے پس ہوشیار ہو جاؤ اور بیدار ہو جاؤ۔

یہ تقریر ہر احمدی کو پڑھنی یا سننی چاہیئے تاکہ اس کے لفظ لفظ پر عمل کر کے جلد سے جلد وہ کامیابی حاصل کی جائے جو جماعت احمدیہ کے لئے مقدر ہے۔

قادیان میں ۲۸ جون کا جلسہ تحریک جدید

تحریک جدید کے مطالبات پر لیکچر

قادیان ۲۸ - جون - آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ ۲۸ - جون کو ہر جگہ جلسے منعقد کر کے ان میں تحریک جدید کے تمام پہلوؤں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ مقامی جماعت نے مسجد نور میں زیر صدارت مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال صبح ۸½ بجے جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت اور نظم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور بہت سے اصحاب نے تقریریں کیں۔ جو خلاصۃً درج ذیل کی جاتی ہیں۔

سادہ زندگی

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ نے "سادہ زندگی" کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگیاں بہت ہی سادہ تھیں وہ تھوڑا کھاتے اور کم لباس پہنتے تھے۔ اکثر عرب خیموں میں رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے ایک گاؤں میں مبعوث فرمایا تاکہ آپ سادہ زندگی کا نمونہ پیش کریں۔ آپ کے زمانہ میں تکلفات نہیں تھے۔ مگر آج کل تکلفات پائے جاتے ہیں۔ ان کو ترک کر دینا چاہیئے۔ ایک سالن کھانا چاہیئے۔ لباس سادہ اور مکان سادہ ہو۔ اس طرح خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بچانا چاہیئے۔

تبلیغ

تبلیغ کی طرف احباب کو توجہ دلاتے ہوئے جناب چودھری صاحب نے فرمایا۔ تبلیغ کے لئے ہر شخص کے لئے میدان وسیع ہے۔ قادیان کے دوست ارد گرد کے دیہات میں جا کر تبلیغ کیا کریں اور یاد رکھیں۔ کہ صرف مسائل سے لوگوں کو احمدی نہیں بنایا جا سکتا۔ بلکہ اکثر دفعہ اپنا نمونہ پیش کر کے لوگوں کے قلوب کو احمدیت کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے۔ احباب ارد گرد کے دیہات میں جائیں اور لوگوں سے ملیں اور بار بار ملیں۔

تحریک جدید کے مالی مطالبات

جناب چودھری صاحب کے بعد مولوی عبد المغنی صاحب نے تقریر کی جس میں فرمایا۔

وہ قوم جو ترقی کے اعلےٰ مدارج حاصل کرنا چاہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے ماحول کا مقابلہ کرنے کی استطاعت اپنے اندر پیدا کرے اس وقت ہمارا ماحول ہمارے سخت خلاف ہے ایسے حالات میں ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنی تمام کوششوں طاقتوں اور تمام ذرائع کو جمع کر کے

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی

ولایت سے مراجعت کی اطلاع

لنڈن کی ۱۹ر جون کی اطلاع جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوئی ہے۔ مظہر ہے۔ کہ ۱۸ر جون کی صبح کو صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب لندن سے بعزم قادیان دارالامان روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں بخیریت پہنچائے ؎

متفقہ طور پر اپنے ماحول کا مقابلہ کریں۔

ہمارے ان جنگی اسلحہ اور ان قربانیوں میں سے جو ہم دشمن کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک حصہ مالی قربانی کا بھی ہے۔ اس وقت وہ جسمانی جہاد نہیں ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رائج تھا۔ بلکہ اس وقت ہمیں مالی جہاد کی ضرورت ہے۔ پس آپ لوگوں کو ان معاملات میں صحابہ کرام کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ کہ یہی بابرکت راہ ہے۔ جس سے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ ہے۔ کہ اپنی آمدنی کا $\frac{1}{3}$ یا کم سے کم $\frac{1}{5}$ حصہ علیحدہ کر کے اس تحریک جدید کے مطالبے کیلئے وقف کر دو۔ تاکہ تمہارا بھی فائدہ ہو۔ اور سلسلے کو بھی فائدہ پہونچے۔ $\frac{1}{3}$ حصہ میں سے تمام چندے ادا کر کے باقی جو کچھ بچے امانت فنڈ میں جمع کرا دو یہ روپیہ یا جائیداد کی صورت میں واپس مل جائیگا پھر ایک اور مد ہے۔ اسکے لئے بھی حضور نے چندے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ۱۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب دینا (۲) بیرون ہند مبلغین کو بھیجنا (۳) اور سکیم خاص یہ مختلف مدات ہیں۔ جس کے لئے آپ سے مالی قربانی کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اکثر لوگوں نے وعدے کئے ہیں۔ لیکن ایسے احباب کم ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک وعدے پورے کئے ہیں۔ ہر ایک کو وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔

وقف رخصت کی تحریک

جناب مولوی صاحب کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے تقریر کی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ ہر احمدی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ملازم ہو یا طالبعلم اسے چاہیئے۔ کہ اپنی رخصت کو اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کرے۔ سرکاری ملازمین اور طلباء اپنی رخصتوں کو بجائے اسکے کہ وہ کسی اور کام میں صرف کریں۔ اس وقت کے سب سے اہم کام اشاعت دین میں لگائیں۔ اور دفتر تحریک جدید میں اپنے نام درج کرا دیں۔ پھر جہاں وہ انکو تبلیغ کے لئے بھیجیں بخوشی جائیں۔

زندگی وقف کرنا

جناب نیر صاحب کے بعد ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ میرے ذمہ اس مطالبے کی یاد دہانی لگائی گئی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے کیا ہے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ کو تمہاری جانوں اور مال کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ ہماری آزمائش کرتا ہے۔ پس خدا کے دین کے پھیلانے کے لئے نکل جاؤ۔ کہ اس وقت خدا تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور گھبراؤ نہیں ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ خدا کے دوستوں کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔ مر گئے تو شہید اور زندہ رہے تو غازی۔ پس اپنی زندگی وقف کرو احسان کرتے ہوئے نہیں بلکہ احسان سمجھتے ہوئے خصوصاً ان نوجوانوں کو بڑھ چڑھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔ جو بیکار ہیں۔ اور اپنے ماں باپ پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔

تبلیغ بیرون ہند

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تبلیغ بیرون ہند پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم الشان مقصد کسر صلیب اور قتل خنزیر ہے۔ اس وقت مسیحیت کا فتنہ دنیا میں بہت بڑا غلبہ حاصل کر چکا ہے۔ اس کو مٹانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے مجاہد جائیں اور دلائل و براہین کے ذریعہ اس کا استیصال کریں۔ پس ہمارے نوجوانوں کو ہندوستان سے باہر جانے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ کہ یہ خدا کا کام ہے۔ مسیحیت اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی تمام طاقتیں صرف کر رہی ہے۔ کیونکہ اسے ہماری روز افزوں ترقی اپنے لئے موت نظر آ رہی ہے۔ احباب اس تحریک کے ماتحت کثرت سے باہر جائیں۔ اور اس فتنہ کو مٹائیں کہ یہی ہمارا بڑا مقصد ہے۔

پنشن لینے کے بعد خدمت دین کرنا

جناب شاہ صاحب کے بعد خان صاحب منشی برکت علی صاحب نے تقریر کی۔ اور فرمایا میں نے اکثر دیکھا ہے کہ پنشن کے بعد انگریز بہت دیر تک زندہ رہتے ہیں۔ مگر ہندوستانی پنشن لینے کے بعد جلدی مر جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انگریز پنشن کے بعد نکمے نہیں بیٹھتے بلکہ کام کرتے رہتے ہیں۔ اور ہندوستانی ملازمت سے فارغ ہو کر بیکار پڑے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کے مطابق قادیان آ کر کام کریں۔ اور سلسلہ کی خدمات میں حصہ لیں۔ کیونکہ مرکز میں کام بہت ہے۔ اور آدمی تھوڑے ہیں۔

قادیان میں مکان بنانا

دوسرا مطالبہ میرے ذمہ لگایا گیا ہے۔ کہ قادیان میں احباب مکان بنائیں۔ کیونکہ یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک وہ اپنے مرکز کو مضبوط نہ کرے۔ لوگ خود مرکز مقرر کرتے ہیں۔ مگر ہمارا مرکز خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ ہم جس قدر اس کو مضبوط کریں گے۔ اسی قدر ہماری ترقی جلد ہو گی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی بھی پوری ہو گی۔ مرکز کی مضبوطی کے لئے یہاں مکان بنانا بہت آسان قربانی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ قادیان میں مکان بنائیں۔ اور دنیا اور دین دونوں لحاظ سے فائدہ اٹھائیں ؎

صاحب حیثیت اصحاب اپنے آپکو پیش کریں

آپکے بعد ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ صاحب حیثیت اصحاب مثلاً وکیل۔ ڈاکٹر اور وہ لوگ جو دنیاوی عزت و جاہ رکھتے ہیں۔ اپنے نام لیکچر دینے کے لئے پیش کریں۔ تاکہ جہاں انکی ضرورت ہو۔ وہاں ان سے کام لیا جائے۔ اس سے ایک طرف تو ان کی مذہبی واقفیت بڑھیگی۔ اور دوسری طرف ثواب کے مستحق ہونگے۔

ریزرو فنڈ

اس کے علاوہ آپ نے ریزرو فنڈ کے متعلق تحریک کی۔ کہ ہر ایک احمدی کو اس کے جمع کرنے میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور اس کیلئے مانگنے سے قطعاً دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

بورڈنگ تحریک جدید

ملک سعید احمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ایک مطالبہ بچوں کو بغرض تعلیم قادیان بھیجنے کے متعلق ہے۔ تاکہ آئندہ آنیوالی نسلوں کی تربیت کیجائے احباب کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اپنے بچوں کو قادیان بھیجیں۔ تاکہ ان کی تربیت کی جائے یہی وہ بچے ہیں۔ جنہوں نے احمدیت کے سپہ سالار بننا ہے۔

مولوی عبدالرحمن صاحب انور نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مطالبہ نمبر ۱۷ یہ ہے۔ کہ احباب اپنے ہاتھوں سے محنت و مشقت کا کام کیا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ گھر کا کام اور اس کے علاوہ اور کئی کام اپنے مبارک ہاتھوں سے کیا کرتے تھے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق تو عام دوست جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے خدام کے ساتھ مل کر مٹی ڈالنے کا کام کیا۔

دعا

آخر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ تحریک جدید کے ماتحت جو مطالبات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کئے ہیں۔ ان سب میں سے زیادہ اہم دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ دنیا دارالاسباب ہے اور اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہے۔ مگر ان پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اعتماد اور بھروسہ ...

ضروری اطلاع۔ توسیع مہمانخانہ و توسیع مسجد مبارک و توسیع مسجد اقصٰے کے لئے جو گنجائش اس سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے۔ اسکی تحریک عنقریب احباب کو نظارت بیت المال کی طرف سے پہونچنے والی ہے۔ دوست اسکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

مسلمانانِ ہند کی وفاداری اور مسلمانانِ فلسطین کی غداری کا صلہ

ان دنوں جبکہ فلسطین میں ہنگامہ محشر بپا ہے۔ اور مسلمانانِ ہند اہل فلسطین سے زبانی ہمدردی کا بڑے زور سے اظہار کر رہے ہیں۔ انہیں یاد دلایا جا رہا ہے۔ کہ:-

"وہ سرزمین جسے دنیائے عیسائیت کی متحدہ قوتیں حاصل نہ کر سکیں۔ اور جس کا ہر گوشہ قریبہ ہزارہا سرفروشانِ اسلام کی دائمی آرام گاہ تھا۔ ہندی مسلمانوں کی افواج نے سر کیا۔ صلاح الدین ایوبی کے نصب کردہ اسلامی پرچم کو گرا کر یونین جیک (انگریزی جھنڈا) کو لہرانے والے یہی مسلمانانِ ہند تھے"

(انقلاب ۲۴ جون)

یہ حقیقت اپنے اندر کافی سے زیادہ شرم و ندامت کا سامان رکھتی ہے۔ لیکن جب کسی قوم کے لیڈر اور راہنما اخلاق عالیہ کھو بیٹھتے ہیں۔ ہمت اور جرأت سے محروم ہو جاتے اور ذلت و نکبت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ شرمناک حرکات اور افسوسناک افعال سے عبرت حاصل کر کے مردانہ وار ان کا کفارہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ان کا صلہ طلب کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمانانِ ہند کے رہنما بتاتے ہیں۔ آج کل اسی شغل میں مشغول ہیں۔ چنانچہ وہ فلسطین کے مسلمانوں کی تائید و حمایت میں جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ بالفاظ "انقلاب" حرف یہ ہے۔ کہ نہایت بلند آواز کے ساتھ کہہ رہے ہیں۔

آج مسلمانانِ ہند کے دل خونچکاں ہیں اور وہ برطانیہ کی یہود نواز پالیسی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں۔ وہ برطانیہ سے پوچھتے ہیں کہ ان کی وفاداری کا صلہ کیا یہی تھا۔ کہ دیارِ عرب میں یہودیوں کا گھر بنایا جائے۔ ان کی سیاسی آزادی چھینی جائے۔ اور اجنبیوں کی اقتصادی غلامی کا طوق بھی پہنایا جائے۔ وہ قوم جسے یورپ کی متمدن حکومتیں اپنے حدود سے خارج کریں۔ اور جس کی حرص و آز کو شائلاک کے کیرکٹر میں پیش کر کے خود شیکسپیر مہر دوام ثبت کر دے۔ آج عربوں کے سر پر مسلط کی جائے"۔

اگر برطانیہ کے برسرِ اقتدار مدبرین کی نگاہ میں حق و انصاف کی کچھ قیمت ہوتی۔ اور ان کے دماغ میں کسی طرح اس خطرناک حالت کی یاد تازہ کی جا سکتی۔ جبکہ انہوں نے ایک طرف تو اہلِ فلسطین کو ترکوں سے برگشتہ کرنے کے لئے سبز باغ دکھائے تھے۔ اور دوسری طرف ہندوستانی مسلمانوں کی افواج کے ذریعہ چڑھائی کی تھی۔ تو یقیناً مسلمانانِ ہند کی وفاداری کا وہ صلہ نہیں ملنا چاہیئے تھا۔ جو ملا۔ لیکن اب جبکہ فلسطین کلیۃً برطانیہ کے رحم پر ہے۔ اور کمزور اقوام کے متعلق عدل و انصاف کے گلے پر کند چھری پھیر دینا معمولی بات ہو گئی ہے۔ وفاداری کا ترانہ بالکل بے حقیقت چیز ہے۔ اور ایسے موقعہ پر اس کا گانا کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

لیکن معلوم ہوتا ہے۔ ایسے عبرتناک حالات میں بھی مسلمانانِ ہند کے راہنما صرف ان کی اس وفاداری کا جس کے صدقے انہوں نے فلسطین سے اسلامی پرچم گرا کر یونین جیک لہرایا۔ صلہ طلب کر رہے ہیں بلکہ فلسطین کے مسلمانوں کی بابت الفاظ ترجمانی کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ:-

"کیا عربوں کو حق نہیں۔ کہ وہ برطانیہ سے دریافت کریں۔ کہ ترکوں سے غداری کا معاوضہ اور برطانیہ کی حمایت کا انعام عرب ایمپائر کے قیام کے بجائے یہی تھا۔ کہ انتداب کے ساتھ ہی ساتھ یہودیوں کا اقتدار بھی جمایا جائے"۔

وہ لوگ جو نہ صرف غداری کا ذکر کرنا بُرا نہ سمجھیں۔ بلکہ اس کا صلہ "طلب کرنا حق" قرار دیں۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ زمین کی پیٹھ پر ایک ایسا بوجھ ہیں۔ کہ وہ جس قدر جلد اُٹھ جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ اور اگر دستِ قدرت صفحۂ عالم سے انہیں حرفِ غلط کی طرح مٹانے میں مصروف ہے۔ تو بالکل درست چل رہا ہے۔ کاش ان بھولے بھالے مسلمانوں کو کوئی بتائے۔ کہ نہ تو ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے والوں کی وفاداری کی قدر کی جا سکتی ہے۔ اور نہ غداری کا صلہ مانگنے والوں کو کچھ مل سکتا ہے۔ اپنا حق لینے کے لئے سچی قربانی۔ ہمتِ مردانہ اور عزمِ راسخ کی ضرورت ہے۔

آریہ سماج اور بے پردگی

آزادی نہیں بلکہ بے حیائی کے اس شرمناک دور میں عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام نے عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر بہت بڑا ظلم کیا۔ لیکن پردہ کی حکمت اور اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بے پردگی کے دلدادہ لوگ خود اس کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں اور اسے اخلاق کے لئے تباہ کن قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک آریہ مہاشہ اخبار "پارس" (۲۵ جون) لاہور میں لکھتے ہیں:-

"بے پردگی کی غلط اور مخرب اخلاق تعلیم بھی سوامی (دیانند) جی کے پیرؤوں کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ جو اپنی مجنونانہ دھن میں آزادی نسواں جیسی قبیح رسم کو تحفظ حقوق، خلوصِ نیت اور مفاد عامہ پر مبنی قرار دے رہے ہیں۔ اور دوسروں پر اس لئے اظہار رنج و غصہ نہیں کرتے۔ کہ وہ غلط کہتے ہیں۔ بلکہ اس لئے وہ ان کی تقلید کیوں نہیں کرتے"۔

یہ الفاظ ان لوگوں کو آنکھیں کھول کر پڑھنے چاہئیں۔ جو پردہ کے اسلامی حکم پر اوٹ پٹانگ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔

سکھ اور اچھوت اقوام

اچھوت اقوام کی طرف سے مذہب تبدیل کرنے پر آمادگی کا اعلان ہونے پر سکھوں نے خاص سرگرمی کا اظہار کیا تھا۔ اور وہ سمجھ بیٹھے تھے۔ کہ "اچھوت اقوام کی میجارٹی مستقبل قریب میں سنگھ سج جائے گی"۔ اور سکھوں کے ایک لیڈر ماسٹر تارا سنگھ جی نے تو مالابار جا کر لکھا تھا کہ

"اس قدر لوگ سکھ بننے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہمارے لئے انہیں امرت چھکانا محال ہو جائے گا۔ اور اس کام کے لئے لکھو کھا روپیہ کی ضرورت ہو گی"۔

لیکن چند ہی دن کے اندر انہیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ "ایں خیال است محال است و جنوں" چنانچہ سکھ اخبار شیر پنجاب لکھتا ہے:-

"اب پنتھ میں اس کام کے لئے کوئی جوش نہیں۔ کوئی شوق نہیں۔ اور کوئی ایجی ٹیشن نہیں"۔

دراصل وہ سکھ جن میں ایک تازہ بیان کے مطابق ۲۰ لاکھ ایسے اچھوت موجود ہوں۔ جو مذہبی سکھ کہلاتے ہوئے سکھوں کے ناروا سلوک سے سخت پریشان ہوں۔ نہایت ہی ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہوں۔ ان کا اچھوتوں کو مساوی حقوق دینے کا ادعا محض کھیل تھا۔ جسے سکھ روپیہ کے زور پر کھیلنا چاہتے تھے۔ مگر نہ کھیل سکے۔

علماء کے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے

اخبار "احسان" نے حال میں پھر "دیوان حالی" کی لغو ترین تجویز کا ذکر کیا ہے جس کی بیہودگی پوری طرح واضح کی جا چکی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ہر فرقہ کے علماء کے اجتماع کے سامنے احمدی اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں۔ مگر جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں جب کسی فرقہ کا کوئی عالم ایسا نہیں۔ جسے دوسرے علماء مسلمان سمجھتے ہوں۔ تو پھر احمدیوں کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ ان لوگوں سے اپنے مسلمان ہونے کی

یسوع مسیح میں کوئی خدائی صفت نہیں پائی جاتی

عیسائی مذہب کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ جس پر ایمان لائے بغیر ان کے نزدیک نجات نہیں۔ مسیح علیہ السلام کے ابن اللہ ہونیکا عقیدہ ہے۔ عیسائی کہتے ہیں۔ ان کے اس دعویٰ کی انجیل بانگِ بلند تائید کرتی ہے اور اس میں شک نہیں۔ کہ انجیل میں بعض مقامات پر حضرت مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہا گیا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا اس کے معنی وہ ہیں۔ جو عیسائی کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ آپ خدائی اقانیم میں سے ایک اقنوم ہیں۔ یا انجیل نے اس لفظ کو کسی خاص اصطلاحی رنگ میں استعمال کیا ہے؟

اس کے لئے جب ہم انجیل کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کا ابن اللہ ہونا انجیل کے نزدیک ایک خاص اصطلاح ہے۔ جس کے معنے بے باپ ہونے کے ہیں۔ چنانچہ لوقا میں لکھا ہے۔ کہ مریم کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور اس نے کہا اے مریم تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ تو اس کا نام یسوع رکھیو۔ وہ کہنے لگیں یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہو۔ جبکہ میں مرد کو نہیں جانتی۔ فرشتہ نے کہا "روح القدس تجھ پر نازل ہوگا۔ اور خدا کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالیگی۔ اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے۔ خدا کا بیٹا کہلا ئیگا" (باب۱۔ آیت ۳۵)

یہ حوالہ واضح طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ انجیل نے جہاں مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا ہے۔ وہ ان معنوں میں کہا ہے کہ آپ محض خدا کی قدرت سے بے باپ پیدا ہوئے مگر عیسائی چونکہ اپنے حلقہ مجاز سے باہر قدم رکھکر حضرت مسیح علیہ السلام کو خدائی کے درجہ تک پہونچا دیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے اس دعویٰ کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ دُنیا کی ہر چیز جس کو ہم کسی کا ابن کہہ سکیں۔ وہ اپنے اندر وہی خصوصیات لئے ہوتی ہے۔ جو اس کے اب میں ہوں۔ پھر ہم یہ بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ ہر چیز کے اندر بعض ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو اُسے دوسری چیزوں سے ممتاز کر دیتی ہیں اور ان صفات ہی کی وجہ سے ہم دو چیزوں کی جنسوں کے اختلاف کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آیا خدا اور انسان میں بھی کوئی صفات مابہ الامتیاز ہیں یا نہیں؟ یقیناً بہت سے صفات مابہ الامتیاز موجود ہیں مثلاً خدا تعالےٰ قادر مطلق ہے۔ علیم کل ہے قیوم ہے اور ملہم یعنی الہام کرنے والا ہے اس کے مقابلہ میں انسان نہ قادر مطلق نہ علیم کل۔ نہ قیوم نہ ملہم۔ اب اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ صفات حضرت عیسےٰ علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ خدا ہیں ورنہ عام انسانوں کی طرح وہ بھی ایک انسان قرار پائیں گے اور ان کو نبوت کے علاوہ کوئی امتیازی شان حاصل نہ ہوگی۔

اب میں ایک ایک خاصہ الوہیت کے متعلق دکھاتا ہوں۔ کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام میں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے وہ ان معنوں میں ابن اللہ نہیں ہو سکتے۔ جن معنوں میں عیسائی انہیں قرار دیتے ہیں۔

خدا تعالےٰ قادر ہے۔ اور یہ عیسائیوں کو بھی مسلّم ہے۔ چنانچہ انجیل میں آتا ہے "اس قادر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں" (لوقا باب۱۔ آیت ۴۹) مگر انجیل ہی یہ بتاتی ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام قادر نہ تھے۔ چنانچہ واقعہ صلیب اس کا شاہد ہے۔ آپ رات بھر رو رو کر نہایت آہ وزاری سے دعا کرتے رہے۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ متی باب ۲۷ آیت ۴۶ کہتے رہے۔ مگر نتیجہ وہی ہوا۔ جو آپ کی مرضی کے خلاف تھا۔ آپ صلیب پر چڑھنا نہ چاہتے تھے۔ جیسا کہ کہتے ہیں "میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو" (لوقا باب ۲۲۔ آیت ۴۲) مگر ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ اور ان کو خدا تعالےٰ کی مرضی کے مطابق صلیب پر چڑھنا ہی پڑا۔

اس کے علاوہ اناجیل میں ایک اور واقعہ مذکور ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے۔ آپ کو سخت بھوک لگی۔ دُور سے آپ نے ایک انجیر کا درخت دیکھا۔ اور بیتاب ہو کر اس کے پاس تشریف لے گئے۔ تاکہ اس کا پھل کھا کر بھوک دور کریں۔ مگر بدقسمتی سے اس درخت پر کوئی پھل نہ تھا۔ یہ دیکھکر آپ سخت برہم ہوئے اور انجیر کے درخت کو بُرا بھلا کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔ (متی باب ۲۱ آیت ۱۹-۲۰) غور کیجئے۔ اگر مسیح علیہ السلام قادر ہوتے تو اول تو آپ کو بھوک سے بیتاب ہو کر درخت کے پاس تشریف لے جانے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔ اور اگر تشریف لے بھی گئے تھے تو اپنے قادرانہ انداز سے انجیر پر پھل مہیا کر سکتے تھے۔ مگر آپ کا عاجزانہ رنگ میں اس کو برا بھلا کہکر واپس چلا جانا اس بات پر شاہد ناطق ہے۔ کہ آپ میں اپنی بھوک کو دور کرنے کی قدرت نہ تھی۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کے پاس آپ کے دو حواریوں کی ماں آئی۔ آپ نے اُسے فرمایا۔ کیا چاہتی ہو؟ اس نے درخواست کی۔ کہ اپنی بادشاہت میں میرے دونوں بیٹوں کو اپنے دائیں بائیں بٹھائیں۔ آپ نے یہ سنکر فرمایا۔ یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے۔ (متی باب ۲۰۔ آیت ۲۳) اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر آپ قادر تھے۔ تو پھر آپ نے یہ جواب کیوں دیا؟ کیا یہ اس بات کا بین ثبوت نہیں۔ کہ قدرت کی صفت جو خاصہ الوہیت ہے اور آپ میں پائی نہ جاتی تھی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خود بھی اقرار ہے۔ کہ وہ اپنے سے کچھ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا۔ ......" (یوحنا باب ۸ آیت ۲۸) پس مسیح علیہ السلام میں قدرت جیسی خاصہ الوہیت ہے پائی نہ جاتی تھی۔

دوسری صفت جو ذات باری سے مخصوص ہے۔ وہ علیم کل ہے۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام علیم کُل نہ تھے۔ آپ سے جب پوچھا گیا۔ کہ قیامت کب ہوگی؟ تو آپ نے صاف صاف فرما دیا۔ کہ قیامت کے متعلق کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ ابن مگر باپ (مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲)

تیسری صفت قیوم ہونا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ ایسی ہستی جسکے سہارے تمام دُنیا قائم ہے۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام قیوم نہ تھے۔ کیونکہ قیوم ہونے کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہستی خود ہمیشہ قائم رہے۔ مگر انجیل کہتی ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام پر بھی موت وارد ہوگئی تھی (متی باب ۲۷ آیت ۵۰) اور آپ اپنے آپ کو قائم رکھنے کیلئے کسی دوسرے کے محتاج تھے۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں "میں باپ کے سبب سے زندہ ہوں" (یوحنا باب ۶ آیت ۵۷) پس جو ہستی اپنے قیام کیلئے کسی دوسری ہستی کی محتاج ہو۔ وہ دوسروں کی قیوم کیسے بن سکتی ہے

چوتھی صفت جس کا میں اس ضمن میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ کا ملہم ہونا ہے۔ یہ وہ صفت ہے جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ اپنے گمراہ بندوں کی ہدایت کا سامان بہم پہونچاتا ہے۔ لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ سے قبل کثرت سے جو نبی آئے ان میں سے کسی نے یہ نہ کہا۔ کہ یسوع مسیح نے مجھ پر الہام نازل کیا ہے۔

عیسائی کہا کرتے ہیں۔ کہ اناجیل مسیح علیہ السلام کی تائید الہامی سے لکھی گئی ہیں۔ مگر جب ہم اناجیل پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ یہ تاریخی روایات کی بنا پر مرتب کی گئی ہیں۔ چنانچہ یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۴ میں وارد ہے "یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے۔ اور جس نے ان کو لکھا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ اس کی گواہی سچی ہے" پس انجیل یوحنا کے متعلق تائید الہامی کا دعویٰ کرنا کچھ معنے نہیں رکھتا۔ لوقا نے بھی اس قسم کی گواہی دی ہے۔ اور نہ صرف اپنی انجیل کے متعلق بلکہ تمام اناجیل کے متعلق۔ چنانچہ کہتے ہیں "چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقعہ ہوئیں۔ ان کو ترتیب وار بیان کریں۔ جبکہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے۔ انہیں ہم تک پہونچایا۔ اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے انہیں تیرے لئے ترتیب سے لکھوں"

یہ حوالہ نہایت واضح طور پر ایک طرف تو یہ بتاتا ہے کہ لوقا نے یہ کتاب تحقیق کی بناء پر لوگوں سے حالات دریافت کرکے لکھی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ کوشش ان کی منفرد نہیں کیونکہ "بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے" اور کتابیں لکھی ہیں۔ پس جب اناجیل روایات کی بناء پر لکھی گئی ہیں۔ تو تائید الہامی کا دعویٰ محض ایک زبانی دعویٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تمام کی تمام اناجیل کچھ حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہیں کچھ حواریوں کے حالات پر۔ کچھ ان کے خطوط اور

جدید آئین کے ماتحت ”کونسل آف اسٹیٹ“ اور ”فیڈرل اسمبلی“ کی ہیئت ترکیبی کیا ہوگی

گورنمنٹ آف انڈیا ریفارمز آفس کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی جو کاپی ہمیں موصول ہوئی ہے۔ اس میں سے بعض دلچسپ اور اہم معلومات جو مرکزی لیجسلیچر یعنی کونسل آف سٹیٹ اور فیڈرل اسمبلی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ترجمہ کر کے شائع کئے جاتے ہیں:۔

آئین نو جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ ہندوستانیوں کو ذمہ وار طرز حکومت کی طرف لے جانے کا دوسرا زینہ ہے۔ یا یوں کہیئے کہ یہ اصلاحات کی دوسری قسط ہے۔ جو اہل ہند کو تفویض کی گئی ہے۔ اصلاحات کی پہلی قسط مانٹیگو چمسفورڈ ریفارم سکیم یا بالفاظ دیگر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء تھی۔ جدید آئین کے ماتحت مرکزی مجلس وضع قوانین کی بناء فیڈرل طرز پر رکھی گئی ہے۔ گورنر جنرل کے ماتحت فیڈرل لیجسلیچر دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی۔ یعنی کونسل آف سٹیٹ اور ایوان اسمبلی جو اب فیڈرل اسمبلی کے نام سے موسوم ہوگا:۔

کونسل آف سٹیٹ

کونسل آف سٹیٹ میں برطانوی ہندوستان کے کل ۱۵۶ ارکان ہونگے۔ اور ہندوستانی ریاستوں کے ارکان کی تعداد ۱۰۴ سے زائد نہ ہوگی۔ برطانی ہندوستان کے ۱۵۶ ارکان میں سے ۱۵۰ منتخب ہوں گے۔ اور چھ کو گورنر جنرل اپنی مرضی کے مطابق نامزد کرے گا۔ برطانوی ہندوستان کے ارکان کی تقسیم بلحاظ صوبہ اور قومیت حسب ذیل ہوگی:۔

اضلاع	کل نشستیں	جنرل نشستیں (جن میں ہندو وغیرہ شامل ہیں)	جدوی اقوام کی نشستیں (جن میں اچھوت شامل ہیں)	سکھ	مسلمان	عورتیں
مدراس	۲۰	۱۴	۱	۰	۴	۱
بمبئی	۱۶	۱۰	۱	۰	۴	۱
بنگال	۲۰	۸	۱	۰	۱۰	۱
یو پی	۲۰	۱۱	۱	۰	۷	۱
پنجاب	۱۶	۳	۰	۴	۸	۱
بہار	۱۶	۱۰	۱	۰	۴	۱
صوبجات متوسط اور برار	۸	۶	۱	۰	۱	۰
آسام	۵	۳	۰	۰	۲	۰
صوبہ سرحد	۵	۱	۰	۰	۴	۰
اڑیسہ	۵	۴	۰	۰	۱	۰
سندھ	۵	۲	۰	۰	۳	۰
برطانی بلوچستان	۱	۰	۰	۰	۱	۰
دہلی	۱	۱	۰	۰	۰	۰
اجمیر مرواڑہ	۱	۱	۰	۰	۰	۰
کورگ	۱	۱	۰	۰	۰	۰
اینگلو انڈین	۰	۰	۰	۰	۰	۰
یورپین	۷	۰	۰	۰	۰	۰
ہندوستانی عیسائی	۲	۰	۰	۰	۰	۰
کل	۱۵۰	۷۵	۶	۴	۴۹	۶

ہندوستانی ریاستوں کی طرف سے ان کی آبادی کے لحاظ سے ارکان کی تعداد مقرر کی گئی ہے:۔

کونسل آف سٹیٹ ایک مستقل کونسل ہوگی۔ جو توڑی نہیں جائے گی۔ البتہ ہر تیسرے سال اس کے ایک تہائی ارکان ریٹائر ہو جایا کریں گے۔ کونسل کے قیام اول پر اس کی تمام نشستیں پُر کی جائیں گی لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے کہ ہر تیسرے سال بعد ایک تہائی ارکان ریٹائر کر دیئے جایا کریں۔ سب سے پہلے منتخب کردہ ایک تہائی اشخاص کو صرف تین سال تک رکھا جائیگا اور پھر ایک تہائی کو چھ سال تک اور پھر ایک تہائی کو نو سال تک اسکے بعد ہر تیسرے سال جو نشستیں خالی ہوں گی۔ ان کو پُر کرنے کے لئے جو ارکان منتخب ہوں گے۔ وہ نو سال تک اس کے رکن رہیں گے:۔

کونسل آف سٹیٹ کی کارروائی

سال میں کم سے کم ایک بار کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس (اور اسی طرح فیڈرل اسمبلی کا) منعقد کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں گورنر جنرل اپنی مرضی کے مطابق (۱) جب چاہیں اور جہاں چاہیں دونوں ایوانوں یا ان میں سے کسی ایک کا اجلاس طلب کر سکتے ہیں۔ (۲) ایوان کو معطل کر سکتے ہیں۔ (۳) فیڈرل اسمبلی کو توڑ سکتے ہیں۔

کونسل آف سٹیٹ کا ایک پریذیڈنٹ اور ایک ڈپٹی پریذیڈنٹ ہوگا۔ جب پریذیڈنٹ یا ڈپٹی پریذیڈنٹ کی جگہ خالی ہو۔ تو کونسل ان کی جگہ دوسروں کا انتخاب کرے گی۔ پریذیڈنٹ یا ڈپٹی پریذیڈنٹ کونسل کا رکن نہ رہنے کی صورت میں اپنے عہدے سے دستبردار ہو جائے گا۔ وہ گورنر جنرل کو تحریری طور پر درخواست دے کر مستعفی بھی ہو سکتا ہے۔ اور کونسل کی اکثریت ریزولیوشن کے ذریعہ اسے برطرف بھی کر سکتی ہے۔ لیکن اس قسم کا ریزولیوشن چودہ دن کے نوٹس کے بغیر کونسل میں پیش نہیں ہو سکے گا:۔

پریذیڈنٹ اور ڈپٹی پریذیڈنٹ کی تنخواہیں فیڈرل لیجسلیچر کے ایکٹ کے ذریعہ مقرر ہوں گی۔ لیکن جب تک ایسا قانون معرض وجود میں نہیں آتا۔ ان کی تنخواہیں گورنر جنرل مقرر کرے گا:۔

فیڈرل اسمبلی

فیڈرل اسمبلی میں برطانوی ہندوستان کے نمائندوں کی تعداد ۲۵۰ ہوگی۔ اور ہندوستانی ریاستوں کے نمائندگان کی تعداد ۱۲۵ سے زائد نہ ہوگی۔ برطانوی ہندوستان کے نمائندوں کی تقسیم صوبوں اور قومیت کے لحاظ سے حسب ذیل ہوگی:۔

صوبہ جات	کل نشستیں	جنرل نشستیں	جنرل نشستیں جو اچھوت اقوام کے لئے مخصوص ہیں	سکھ	مسلمان	اینگلو انڈین	یورپین	ہندوستانی عیسائی	تجارت و صنعت	زمیندار	مزدوروں کے نمائندے	عورتیں
مدراس	۳۷	۱۹	۴	۰	۸	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۲
بمبئی	۳۰	۱۳	۲	۰	۶	۱	۱	۱	۳	۱	۲	۲
بنگال	۳۷	۱۰	۳	۰	۱۷	۱	۱	۱	۳	۱	۲	۱
یو پی	۳۷	۱۹	۳		۱۲	۱	۱	۱	۰	۱	۱	۱
پنجاب	۳۰	۶	۱	۶	۱۴	۰	۱	۱	۰	۱	۰	۱
بہار	۳۰	۱۶	۲	۰	۹	۰	۱	۱	۰	۱	۱	۱
صوبجات متوسط اور برار	۱۵	۹	۲	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۱

آسام	۱۰	۴	۱	۰	۳	۰	۱	۱	۰	۰	۱	۰
صوبہ سرحد	۵	۱	۰	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اڑیسہ	۵	۴	۱	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سندھ	۵	۱	۰	۰	۳	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰
برطانوی بلوچستان	۱	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
دہلی	۲	۱	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اجمیر ماروارڑ	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
کورگ	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
غیر صوبجاتی نشستیں	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۰	۱	۰
میزان	۲۵۰	۱۰۵	۱۹	۶	۸۲	۴	۸	۸	۱۱	۷	۱۰	۹

اسی طرح ہندوستانی ریاستوں کے لئے بھی نشستوں کی الگ الگ تعداد مقرر کی گئی ہے :۔

فیڈرل اسمبلی کے پریذیڈنٹ اور ڈپٹی پریذیڈنٹ آئندہ "سپیکر" اور "ڈپٹی سپیکر" کے نام سے موسوم ہونگے۔ اس کے اجلاس کے انعقاد کی کیفیت بھی وہی ہے۔ جو کونسل آف سٹیٹ کے ضمن میں بیان کی گئی ہے :۔

فیڈرل اسمبلی کی میعاد بجز اس کے کہ اس کو جلدی توڑ دیا جائے۔ پانچ سال ہوگی اور پانچ سال کے بعد اس کا نئے سرے سے قیام عمل میں لایا جائے گا :۔

اگر اسمبلی کے کسی اجلاس میں (اور کونسل میں بھی) ارکان کی تعداد کل ارکان کا ⅙ ہو۔ تو "سپیکر" یا "پریذیڈنٹ" کا فرض ہوگا۔ کہ ایوان کو ملتوی کردے۔ یا اجلاس کو اس وقت تک منعقد نہ کرے۔ جب تک کہ حاضرین کم از کم کل تعداد کا ⅙ حصہ نہ ہوں :۔

طریق وضع قوانین

کوئی مسودہ قانون اس وقت تک پاس شدہ تصور نہیں کیا جاسکیگا۔ جب تک کہ دونوں ایوان اس سے بلا ترمیم یا ترمیم کے ساتھ جو دونوں ایوان منظور کریں۔ اتفاق نہ کریں مالی مسودات قانون کی ابتداء دونوں ایوانوں میں سے کسی ایک میں ہو سکتی ہے کوئی مسودہ قانون جو لیجسلیچر میں زیر غور ہو۔ ایوانوں کے معطل ہو جانے کی صورت میں بیکار تصور نہیں ہوسکتا۔ اور اگر کوئی ایسا مسودہ قانون کونسل آف سٹیٹ میں زیر غور ہو۔ جسے فیڈرل اسمبلی نے پاس نہ کیا ہو۔ تو وہ بھی اسمبلی کے ٹوٹ جانے کی صورت میں بیکار نہیں سمجھا جاسکتا :۔

بل کے دونوں ایوانوں میں پاس ہو جانے کی صورت میں اسے گورنر جنرل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور وہ حسب منشاء اعلان کرے گا۔ کہ وہ ہز میجسٹی کے نام پر اسے منظور کرتا۔ یا نامنظور کرتا۔ یا اس کے متعلق ہز میجسٹی ملک معظم کی رائے معلوم کرنے کے لئے محفوظ رکھتا ہے :۔

وہ بل جو ملک معظم کی رائے معلوم کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہو۔ اس وقت تک ایکٹ نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ اس کے گورنر جنرل کے روبرو پیش کئے جانے کی تاریخ سے لے کر بارہ ماہ کے اندر اندر گورنر جنرل پبلک نوٹیفکیشن کے ذریعہ یہ اعلان نہ کردے۔ کہ ملک معظم نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ اگر گورنر جنرل کسی ایکٹ کے متعلق منظوری دے دے۔ تو ہز میجسٹی ملک معظم کی طرف سے گورنر جنرل کی منظوری کی تاریخ سے بارہ ماہ کے اندر اسے رد کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر کوئی ایکٹ اس طرح نامنظور کردیا جائے۔ تو گورنر جنرل فوراً ایسی نامنظوری کا پبلک نوٹیفکیشن کے ذریعہ اعلان کردے گا اور نوٹیفکیشن کی تاریخ سے وہ ایکٹ منسوخ سمجھا جائے گا۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ولادت مسیح علیہ السلام پر دلچسپ گفتگو

ہائیڈ پارک میں لیکچروں کا سلسلہ شروع ہے ایام زیر رپورٹ میں دو لیکچر برادرم عبد العزیز پسر عزیز الدین صاحب مرحوم نے دیئے۔ لیکچروں سے پہلے شیخ احمد اللہ صاحب قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے۔ حاضری اچھی تھی :۔

لیکچر شروع کرنے سے پہلے کسی نہ کسی پادری صاحب سے گفتگو کی جاتی ہے چنانچہ اس دفعہ ایک پادری سے اس موضوع پر گفتگو ہوئی۔ کہ مسیح کی بعثت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ یا تمام دنیا کے لئے۔ سامعین میں ایک دہریہ بھی تھا۔ جو انجیل سے خوب واقف تھا۔ وہ میری تائید کرتا تھا۔ لیکن پادری صاحب اسکی گفتگو پر بہت بُرا مناتے تھے۔ آخر اس دہریہ نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ آپ مسیح کو بلا باپ مانتے ہیں۔ یا ان کا کوئی باپ تھا۔ میں نے جواب دیا۔ بلا باپ :۔

دہریہ۔ کوئی شخص بلا باپ پیدا نہیں ہوسکتا۔

شمس۔ ڈاکٹروں نے اپنی تحقیقات کی رو سے اس مسئلہ کو ممکن بتایا ہے۔ نیز مختلف اقوام میں بغیر باپ کی پیدائش کی روایات پائی جاتی ہیں :۔

دہریہ۔ یہ روایات محض کہانیاں ہیں۔ قابل اعتبار نہیں۔ ڈاکٹروں نے کیڑوں میں تو بلا باپ پیدائش کو مانا ہے۔ لیکن انسانوں میں انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ البتہ ایسے واقعات مشاہدہ میں آئے ہیں۔ کہ مرد عورت یا عورت مرد بن گئی ہو :۔

شمس۔ متعدد اقوام کی متفقہ روایات کو یونہی رد کر دینا بھی درست نہیں۔ پھر موجودہ ڈاکٹروں نے بھی اس امر کا قطعاً دعوٰے نہیں کیا۔ کہ ان کی تحقیق مکمل ہو چکی ہے۔ اور اب کوئی بات قابل تحقیق نہیں رہی۔ تحقیقات ابھی تک جاری ہے ہو سکتا ہے۔ کہ جیسے انہیں تحقیقات سے یہ معلوم ہوگیا۔ کہ مرد عورت بن سکتا ہے۔ یا عورت مرد بن سکتی ہے۔ اسی طرح کسی وقت انہیں یہ معلوم ہو جائے۔ کہ عورت سے بغیر مرد کے بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے :۔

دہریہ۔ آج تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ بغیر باپ کے بچہ پیدا ہوا ہو

شمس۔ ایسے واقعات تو ہوئے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو۔ تو اسے ظاہر نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ ایسی عورت کے متعلق بُرا خیال کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر کبھی واقعہ ہوا بھی۔ تو اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہم نے جو حضرت مسیح کو بغیر باپ مانا۔ تو وہ قرآن مجید کی رُو سے جو ہمارے نزدیک خدا کا کلام ہے

دہریہ۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے عیسائیوں کو اپنے قریب کرنے کے لئے مسیح کی virgin birth کو تسلیم کر لیا :۔

شمس۔ آپ کا یہ نظریہ درست نہیں قرآن مجید میں عیسائیوں کو کافر اور گمراہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اگر وہ مسیح کی الوہیت ماننے سے باز نہیں آئیں گے۔ تو انہیں دردناک عذاب دیا جائیگا اور ان کا ٹھکانا جہنم بتایا ہے۔ نیز کہا ہے۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ اسی طرح یہود کو سخت تنبیہ کی ہے اور یہی دو قومیں مسیح سے تعلق رکھتی تھیں۔ اور دونوں کے خلاف قرآن نے آواز بلند کی۔ اور دوسروں کو منوانے کے لئے عقلاً کیا یہ مفید ہو سکتا تھا۔ کہ مسیح کو بے باپ مانا جائے۔ یا کہ باباپ۔ ہر عقلمند شخص یہی جواب دیگا کہ عام لوگوں کو منوانے کے لئے آسان راہ یہی تھی۔ کہ مسیح کا باپ مانا جائے۔ لیکن باوجود اس کے اُسے بے باپ ظاہر کیا گیا۔ اس لئے کہ اصل واقعہ یہی تھا۔

دہریہ۔ اب تو کچھ اور ثبوت چاہئے ہیں کہ اس کا باپ تھا۔

شمس۔ وہ جو چاہیں کہیں۔ لیکن ہمیں قرآن مجید کی صداقت پر یقین ہے۔ اور جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ وہی درست ہے۔ قرآن مجید نے آج سے ۱۳۰۰ سال پیشتر بعض ایسی باتیں بیان کیں جن کی تصدیق آج سالہا سال کی تحقیقات کے بعد سائنسدانوں کو معلوم ہوئی۔ مثلاً یہ کہ قرآن مجید نے اعلان کیا ومن کل شیئٍ خلقنا زوجین ہم نے ہر ایک چیز کو زوج بنایا ہے۔ نباتات ہو یا حیوانات غرضکہ ہر چیز اپنے اندر زوجیت رکھتی ہے۔ آج سائنسدان اسے تسلیم کرتے ہوئے پہلے فلاسفروں کی تحقیقاتوں کی تصحیح کر رہے ہیں۔ اسی طرح آئندہ زمانہ میں اگر بلا باپ ولادت کا امکان ثابت ہوگیا۔ تو آج جو لوگ اس کا انکار کر رہے ہیں۔ آنیوالے ان پر ہنسیں گے یا نہیں آپ بتائیں۔ کہ آیا تحقیقات مکمل ہو چکی ہے۔ اور آئندہ کوئی امکان باقی نہیں رہا :۔

دہریہ۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ آئندہ کے لئے تحقیقات کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔ لیکن عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ خدا مریم کے پیٹ میں بچہ کا جسم اختیار کرکے

اہم واقعاتِ عالم

(الفضل کے لئے مہیا کردہ خبریں)

حبشہ میں اطالوی سپاہیوں کی نوآبادی کے قیام کا مسئلہ

روما۔ اطالوی حلقوں کی اس افواہ نے کہ سائنیور مسولینی کو حبشہ سے اطالوی سپاہیوں کی واپسی پسند نہیں۔ بلکہ وہ انہیں وہیں آباد کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کی خواہش ہے۔ کہ ان کے خاندانوں کو بھی وہیں بھیج دیا جائے۔ شمالی اٹلی کے مزدوروں اور سپاہیوں کی بیویوں میں خصوصاً سخت بے چینی پیدا کر دی ہے۔ یہ افواہ ان جدید قواعد کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ جو واپس آنے والے سپاہیوں کے پاسپورٹوں کے متعلق جاری کئے گئے ہیں۔ اور جنہیں سرکاری حلقوں میں محض انتظامی امور قرار دیا گیا ہے۔

اس خیال کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ مسولینی کا یہ اقدام اس خوف کے نتیجہ میں ہے۔ کہ مبادا مارشل بڈوگلیو وہاں اپنا ذاتی اثر قائم نہ کرلے معلوم ہوا ہے۔ کہ شمالی اٹلی کی مزدور آبادی میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہاں کے مقامی فسطائی ارباب اختیار اس ہیجان کو دبانے میں شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔

نہر سویز کے بند کرنے کی افواہ

جنیوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنیوا اور انگلستان ہر دو مقامات پر خفیہ کوششیں ہو رہی تھیں۔ کہ حکومت برطانیہ کو اٹلی کے خلاف مناسب اقدام کرنے کی تجویز پیش کرنے اور نہر سویز کو بند کرنے کی ترغیب دی جائے۔

میکسیکو کی جمعیۃ اقوام سے علیحدگی

اخبار "Ultimas Noticias" لکھتا ہے۔ کہ میکسیکو کے سیاسی حلقوں میں لیگ سے علیحدگی کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے معلوم ہوا ہے۔ پریذیڈنٹ کارڈیناس اور میکسیکو کے وزیر خارجہ اس اقدام کی حمایت میں ہیں۔

اور اغلب ہے۔ کہ یہ مسئلہ ایوان کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے زیر بحث لایا جائے۔ اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے۔ کہ لیگ سے علیحدگی کے متعلق اس تحریک کی کامیابی اور کئی لحاظ سے بھی ممکن ہے۔ کیونکہ پان امریکن کانفرنس کی مجلس منتظمہ امریکن لیگ آف نیشنز کے قیام کے سوال پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے

جاپان اور انتدابی علاقے

ٹوکیو (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک کانفرنس میں جو ازبحر الکاہل جنوبی کی طرف مملکت جاپان کو وسعت دینے کی پالیسی کے متعلق جو فیصلے کئے گئے تھے ان کے نتیجہ کے طور پر حکومت جاپان بحرالکاہل میں جاپان کے انتدابی علاقوں کے نظم ونسق میں تبدیلیوں کے سوال پر غور کر رہی ہے اخبار "Jomiuri" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جزیرہ فارموسا کا نظم ونسق جنوبی بحرالکاہل کے علاقہ کے نظم ونسق سے ملا دیا جائے گا۔ اور اس طرح اخراجات میں کمی کی صورت بھی پیدا کی جائے گی۔

یونان کو سامانِ حرب کی ترسیل

ایتھنز (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار "Proia" لکھتا ہے۔ جرمنی سے یونان کو مکمل حربی سامان مہیا کرنے کے سوال کے متعلق یونان اور جرمنی کے ارباب حل وعقد کے درمیان گفت وشنید جاری ہے۔ جرمنی کے سفیر نے جنرل متاکسس (General Metaxas) سے ملاقات کر کے اس معاملہ پر بحث وتمحیص کی۔ کہ کس طرح یونان کا قرض جو جرمنی کی تعویق کا شکار ہو چکا ہے۔ سامان حرب کی درآمد کے ذریعہ پورا کیا جائے۔ بایں ہمہ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانی حربی فرمیں بھی اس معاملہ میں سیاسی اثر کو کام میں لا رہی ہیں۔ اور جرمنی کی طرف سے بہت کم قیمتوں کا مطالبہ کئے جانے کے باوجود ممکن ہے۔ کہ سامانِ حرب کے متعلق اہم آرڈر برطانی تجارتی فرموں کے ہاتھ لگ جائیں۔

روسی صنعتیں اور سرکاری امداد

ماسکو (بذریعہ ہوائی ڈاک) سوویٹ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تھوڑا منافع حاصل کرنے والی متعدد صنعتوں کی مالی امداد کو جو اس وقت تک دی جا رہی تھی۔ روک دیا جائے یہ صنعتیں اس طرح صنعت کے بعض اور شعبوں میں جن کی فروخت زیادہ ہے۔ اور جو کافی منافع پر چل رہی ہیں۔ شامل ہو جائیں گی توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس اقدام سے کوئلہ کی معدنیات سیمنٹ اور متعدد دیگر مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔ لیکن گورنمنٹ ان کی قیمتوں میں زیادتی کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کپڑا اور چمڑا وغیرہ کی مصنوعات پر سے ۱۱ فیصدی صنعتی ٹیکس جواب ان پر عائد ہے منسوخ کر دے گی۔

اٹلی پر تعزیرات کا اثر

روما (بذریعہ ہوائی ڈاک) پیرس کے اخبار "L'Informateur Italian" کے نامہ نگار مقیم روما نے اخبار مذکور کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے۔ کہ اطالوی سیاستین اور اطالوی پریس کا یہ بیان کہ تعزیرات کا اٹلی پر کوئی اثر نہیں ہوا بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بیرونی دنیا سے اس حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ گورنمنٹ اور فسطائی پارٹی متعدد چھوٹے چھوٹے کارخانوں کو خام اشیاء اور سرمایہ کی کمی کی وجہ سے بند کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اور مزدوروں اور کارکنوں کو روپیہ اور خوراک کی بہت بڑی مقدار اس شرط پر دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی معزولی کی خبر لوگوں میں نہ پھیلائیں۔ بعض ذرائع سے جو معلومات پہونچی ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے کارخانوں میں بھی خام اشیاء کا ذخیرہ ختم ہو رہا ہے۔

تعزیرات کے خلاف اٹلی کا اضطراب

پیرس (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ یورپ کے سفیر متعینہ پیرس مان سائنیور میگلیون (Mon Signore Maglione) کو پاپائے روم نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ تعزیرات کے مسئلہ پر دول یورپ کے باہمی تشتت کے متعلق حکومت فرانس سے افہام وتفہیم کریں چنانچہ انہوں نے فرانس کے وزیر اعظم مسٹر سراؤٹ سے استدعا کی ہے۔ کہ تعزیرات کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ کیونکہ وہ فضائے یورپ کو تاریک اور زہر آلود بنا رہی ہیں

ترکیہ کی فضائی طاقت میں اضافہ

استنبول (بذریعہ ڈاک) ترکی اخبارات رائے عامہ کی ترجمانی کرتے ہوئے فضائی قوت کے اضافہ پر بہت زور دے رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "جمہوریت" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھتا ہے۔ "ہوائی قوت کی طرف توجہ ترکی قوم کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس وقت ہوائی طاقت میں اضافہ ہر قوم کا اہم ترین مشغلہ ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ فضائی حملے کی مدافعت کا طیاروں سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہماری ہوائی طاقت بھی اس قابل ہو۔ کہ ملک کی حفاظت کر سکے۔ حکومت اس امر سے غافل نہیں ہے۔ وہ عنقریب حتے الامکان اس کی کوشش کرے گی۔ کہ ترکی حدود کی فضائی حملوں سے حفاظت کے سامان مہیا کرے۔

ترکی اور جرمنی کے مابین معاہدہ

انقرہ:۔ ترکیہ اور جرمنی کے درمیان اقتصادی معاہدہ کی گفت وشنید ختم ہو گئی ہے۔ اور جانبین کی طرف سے معاہدہ پر دستخط ہو چکے ہیں۔ جو دونوں ممالک میں تجارتی تعلقات اور اشیاء کے تبادلہ کے متعلق ہیں۔

شام میں پٹرول کے چشموں کی برآمد

دمشق۔ معلوم ہوا ہے۔ سویدیہ میں جو عراق اور شام کی سرحد پر واقع ہے پٹرول کے چشمے برآمد ہوئے ہیں۔ حکومت فرانس نے وہاں برآمد کا کام کرنے کے لئے پانچ انجنیئر روانہ کئے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ (چشمے بہت بڑے ہیں اور ان میں سے بہت زیادہ مقدار میں پٹرول نکلنے کی توقع ہے)

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

صاحبہ ضلع ہوشیارپور

چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۲؍ جون ہمارے گاؤں میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ تشریف لائے۔ رات کے وقت انفرادی طور پر سلسلہ کلام جاری رہا۔ اور دوسرے روز نماز جمعہ تک مختلف لوگ تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ سوا چار بجے شام پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تقریباً ۲½ صد اشخاص جلسہ میں شامل ہوئے جن میں غیر احمدی ہندو آریہ سناتنی سکھ اور اچھوت موجود تھے۔ مولوی صاحب نے اپنی مفصل تقریر میں اسلام کے فضائل بیان کئے۔ سامعین نے لیکچر کو بہت پسند کیا۔

شکار ماچھیاں

موضع شکار ماچھیاں میں جماعت احمدیہ کا جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ احراری اپنا جلسہ ۱۵؍ جون کو ختم کر کے چلے گئے۔ حالانکہ ان کا اعلان یہ تھا کہ ۱۵ و ۱۶؍ جون دو دن جلسہ ہو گا۔ گاؤں کے لوگ ہمارے جلسہ میں بکثرت شریک ہوئے۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بہت مفصل اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ مولوی دل محمد صاحب نے بھی اچھی تقریر کی۔ جلسہ کے بعد ۱۲ اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ

شیخ محمد بشیر صاحب لکھتے ہیں۔ عرصہ ایک سال سے اس جگہ ۱۵ روزہ جلسے منعقد کر کے تبلیغ کی جاتی رہی۔ اور دیہات میں بھی تبلیغی دورے کئے گئے۔ آخر لوگوں کی خواہش پر ۱۴ و ۱۵؍ جون کو جماعت احمدیہ نے اپنا تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ ہمارا اشتہار شائع ہونے پر احرار نے فیصلہ کیا کہ مناظرہ کے لئے کسی مولوی کو بلائیں۔ چنانچہ مقامی مولوی محمد حسین کسی مولوی کو لانے کے لئے گئے۔ مگر ناکام واپس آئے۔ اس پر انہوں نے ارادہ کیا کہ ہمارے جلسہ میں رکاوٹ پیدا کریں مگر ناکام رہے۔ پہلے دن چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایم ایل سی کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ چوہدری صاحب نے

اپنی صدارتی تقریر میں جماعت کو تبلیغ پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ دوسرا اجلاس۔ بعد دوپہر زیر صدارت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری شروع ہوا۔ پہلی تقریر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب انبالوی نے امکان نبوت پر کی۔ آپ کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے ضرورت مصلح پر مدلل لیکچر دیا۔ بعد ازاں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔

آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت مبرہن طور پر بیان کیا۔ دوسرے روز پہلا اجلاس مولوی حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے احراری مولویوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔

پھر مولوی اللہ دتا صاحب نے "کیا احمدی واجب القتل ہیں" پر تقریر کی۔ آپ نے اُن تمام امور کا مفصل ذکر کیا جو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلاف کا موجب ہیں۔ بعد ازاں مہاشہ محمد عمر صاحب نے سکھ مذہب کے متعلق تقریر کی اور بتایا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ اور پکے مسلمان تھے۔ اس اجلاس میں غیر احمدی احباب کے علاوہ سکھ صاحبان بھی موجود تھے اس تقریر کے متعلق تبادلہ خیالات دوسرے اجلاس پر ملتوی ہوا۔ چار بجے شام جلسہ گاہ میں مناظرہ کی خبر کی وجہ سے شہر کے ہندو اور سکھ اصحاب بکثرت شریک جلسہ ہوئے سکھوں کی طرف سے سردار اچھر سنگھ صاحب نے تقریر کی۔ حضرت باوا صاحب کے حج بیت اللہ کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ سکھ مناظر نے کہا یہ صحیح ہے کہ باوا صاحب نے حج کیا۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ انہوں نے مکہ کو اپنی جگہ سے پھیر دیا۔ مہاشہ صاحب نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ مکہ آج بھی وہیں ہے جہاں کہ پہلے تھا۔ مکہ کے پھرنے کے متعلق شلوک دراصل بعد میں درج کئے گئے ہیں

اور جیون کا پنجابی نام ان کے بناوٹی ہونے کی دلیل ہے۔ ایک گھنٹہ مناظرہ کے بعد سکھوں نے اپنے مناظر کے جوابات کو غیر تسلی بخش دیکھ کر ڈاکٹر سنت سنگھ صاحب کو مقرر کیا۔ اور ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب مقرر ہوئے۔ مولوی صاحب نے نہایت واضح اور عام فہم الفاظ میں سکھ مذہب کے بانیوں کی تعلیم سے یہ ثابت کیا کہ اگرچہ آپ ہندو گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ لیکن ہندو مذہب آپ کی تسلی نہ کر سکا۔ آپ مختلف پیروں فقیروں کے پاس جاتے رہے اور آخر آپ کو قلبی اطمینان کا ذریعہ صرف مذہب اسلام ہی نظر آیا۔ آپ نے اسلام کی ظاہری عبادات بھی ادا کیں اور اسلام کے روحانی پہلو کی طرف خاص توجہ کی۔ اور دوسروں کو توجہ دلائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جس نماز کی تلقین باوا صاحب نے کی ہے اس سے مراد عمدہ کام ہیں مولوی صاحب نے جواباً کہا۔ کہ بے شک ہمارے ہاں بھی وہی نماز مقبول ہے۔ جو انسان کو برے کاموں سے روک کر نیک اعمال پر قائم کرے ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس زمانے کے مسلمانوں کی حالت اچھی نہ تھی۔ باوا صاحب نے ان کو روحانیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لیکن کہیں بھی باوا صاحب نے ظاہری نماز کی ممانعت نہیں کی۔ بلکہ نماز کی تلقین کرتے رہے الغرض دو گھنٹہ تک یہ دلچسپ مناظرہ جاری رہا۔ آخر میں ڈاکٹر سنت سنگھ نے کہا کہ درحقیقت آپ لوگ حضرت باوا نانک صاحب کی خاص عزت کرتے ہیں۔ عقیدے کی بات ہے اور کسی پیشوا کی عزت کرنا اور بات مناظرہ کے اختتام پر احباب جماعت کی خواہش پر مولوی اللہ دتہ صاحب نے مختصر عربی میں تقریر کی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

کاٹھ گڑھ

چوہدری عطاء اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ ۱۷، ۱۸؍ جون کو یہاں احرار کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی حبیب الرحمٰن وغیرہ نے اعلان کیا۔ کہ ہم نے مرزائیوں اور ان کے خلیفہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مگر وہ سامنے نہیں نکلتے۔ ہم نے فوراً احمدی مبلغ مولوی محمد حسین صاحب کے مشورہ سے مولوی حبیب الرحمٰن کو چیلنج مناظرہ کی منظوری کی تحریر بھیج دی۔ مگر انہوں نے مناظرہ سے پہلو تہی کی۔ اور جلسہ میں اعلان کر دیا کہ مرزائیوں کی طرف سے ہم کو تحریر آئی ہے کہ ہمارے ساتھ مناظرہ کر لو۔ مگر ہم ہرگز ان کے ساتھ مناظرہ کے لئے تیار نہیں اور نہ ہم ان کے ساتھ کلام کرنا پسند کرتے ہیں۔ ہم نے علیحدہ جلسہ کر کے احراری مولویوں کے تمام اعتراضات کے جواب دیئے۔ مقامی احراری اپنے مولویوں کے فرار پر سخت شرمندہ ہیں اور حق پسند طبائع تحقیق کی طرف متوجہ ہیں۔

لکھنؤ

مکرم خیر الدین صاحب احمد لکھتے ہیں ۲۰؍ جون کو احمدیہ دار التبلیغ امین آباد پارک میں ایک عام جلسہ زیر صدارت سید ارتضیٰ علی صاحب منعقد ہوا۔ گیانی واحد حسین صاحب نے اچھوت ادھار اور اسلام کے موضوع پر سوا گھنٹہ نہایت دلچسپ تقریر کی۔ ان کے بعد ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی نے صداقت اسلام پر نہایت فصیح تقریر کی۔

کریام

حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ اس جگہ ۶، ۷؍ جون کو جماعت ہائے احمدیہ جالندھر، ہوشیارپور کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی دل محمد صاحب مولوی محمد حسین صاحب و مولوی محمد شریف صاحب و میاں عطاء اللہ

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں میں تبلیغی دورہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل دیالگڑھی کا دورہ ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق تجویز کیا گیا ہے۔ احباب ان سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے تیار رہیں۔ نائب مہتمم تبلیغ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم بھی انشاء اللہ تعالےٰ ایام رخصت میں ان کے ساتھ ہوں گے۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہوا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نمبر شمار	تاریخ	مقام جلسہ	تاریخ دورہ	مقامات دورہ
۱			یکم تا ۶ر جولائی ۳۶ء	منڈیالہ و ملحقہ دیہات
۲	۵ جولائی	فیروز والہ	۷ تا ۱۳ " "	بقاپور۔ چیچے۔ دسہاوہ مانگٹ تیونڈی موسے غال
۳			۱۳ تا ۲۰ " "	تونگی۔ تتے والی۔ کوٹ نانہ۔ امین آباد کاموکے
۴	۱۹ جولائی	تونڈی بھروالی	۲۱ تا ۲۷ " "	گجو چک۔ تونڈی رُسوال۔ ترگڑی گکھڑ
۵	۲۲ "	بھلوکے	۲۸ تا ۲ اگست	کوٹ قاضی۔ ادے والی بھڑی شاہ رحمان
۶	۲۸ و ۲۹ "	مانگٹ اونچے	۳ تا ۵ "	پیرکوٹ بیرا۔ پیرکوٹ۔ بجید کے
۷	۳ اگست	حافظ آباد	۱۰ تا ۱۷ "	حافظ آباد
۸	۵ "	پیرکوٹ	۸ تا ۲۴ "	پریم کوٹ۔ کولو تارڑ وغیرہ
۹	۱۰ "	بھاگا کھٹیاں	۲۵ تا ۳۱ "	کلیان وغیرہ
۱۰	۱۴ "	اکال گڑھ	۱ تا ۳ ستمبر	اکال گڑھ
۱۱	۱۶ "	مدرسے	۴ تا ۹ "	چٹھہ۔ علاؤ دیکے۔ کوٹ سرا وغیرہ
۱۲	۲۱ "	کھیوے والی	۱۱ تا ۱۶ "	کھیوے والی۔ کرکا کولو۔ منصور والی خانکی۔ درویشن والی

جماعت احمدیہ فیروزپور کے جلسہ میں احرار کی شرارت

۲۱-۲۲ جون کو احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کا بصدارت جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل سی جلسہ قصوری دروازہ میں منعقد ہوا۔ احراری مفسدوں نے ہمارے جلسہ سے چند گز کے فاصلہ پر اپنا جلسہ کر کے ہمارے خلاف شور مچانا شروع کر دیا۔ عین اس وقت جبکہ تلاوت قرآن کی جا رہی تھی۔ احراری غنڈوں نے خوب تالیاں پیٹیں سیٹیاں اور بگل بجائے پتھر اور اینٹیں پھینکیں۔ جس کے نتیجہ میں ہمارے ایک دو بھائیوں کو خفیف چوٹیں آئیں۔ جب دشمنان احمدیت کا شور بڑھتا ہی گیا۔ تو جناب صدر نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ خدارا غور کرو۔ کیا احراریوں کے یہی اخلاق اور یہی ان کی شرافت ہے جس کے لے کر وہ مسلمانوں کی اصلاح کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر وہ ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ تو انسانوں کی طرح تبادلہ خیال کریں۔ ہم خدا اور اس کے رسول کی باتیں سناتے ہیں۔ اور وہ تالیاں اور سیٹیاں بجا رہے ہیں۔ صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد جناب مولانا مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تحریرات سے آپ کی اس محبت اور اخلاص کا اظہار کیا۔ جو آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کے ساتھ تھا۔ اس کے بعد احرار کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے۔

دوسرے روز ۹ بجے شام ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا کی تقریر ہوئی۔ اس دن بھی احراریوں نے اینٹیں اور پتھر برسائے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے احرار کے سامنے تین چیلنج پیش کئے اور ہر چیلنج کے ساتھ دس دس روپیہ کا اعلان رکھا۔ آخر پر صاحب صدر نے انسپکٹر صاحب پولیس کا شکریہ ادا کیا۔ جو چند سپاہیوں سمیت جلسہ میں موجود رہے۔ (نامہ نگار)

ملازمت کے خواہشمندوں کے لئے ایک عمدہ موقعہ

اسسٹنٹ سکرٹری لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ Senior Assistant to the Watch and ward officer of the Legislative Assembly کی ایک مستقل اسامی جس کی تنخواہ کا گریڈ ۸۰-۴-۱۲۰-۵-۲۰۰ روپے ہے۔ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ضروری ہے کہ امیدوار دل نے ہندوستان کی کسی باقاعدہ یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ امتحان یا اس کے برابر کا کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ اور ان کی عمر ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء کو ۲۰ سال کی ہو چکی ہو۔ لیکن ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ نیز ضروری ہوگا۔ کہ اس غرض کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر بھجوائی جائیں۔ جو مذکورہ بالا افسر کے پاس ۱۲ر جولائی ۳۶ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔ یہ فارم اور اس سلسلہ میں مزید کوائف مندرجہ بالا اسسٹنٹ سکرٹری صاحب سے بذریعہ درخواست حاصل کئے جائیں۔ اپنے محکمہ کے افسر کی اجازت کے بعد اپنے افسر کے ذریعہ گورنمنٹ کے ملازمین بھی اس عہدہ کے لئے درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

بیکار موٹر ڈرائیوروں کے لئے موقعہ

نظارت ہذا کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک علاقہ میں موٹر ڈرائیوروں کی خاص طور پر مانگ ہے۔ اس لئے بیکار موٹر ڈرائیوروں کو چاہیئے۔ کہ وہ نظارت ہذا میں اپنی درخواستیں ارسال کریں۔ درخواستوں کے ساتھ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کے علاوہ کام کی واقفیت کا سرٹیفکیٹ بھی شامل کیا جائے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

ایک موصی کے متعلق اعلان

میاں خان صاحب ہیڈ ماسٹر ولد احمد دین صاحب ساکن سیداگول متصل لالہ موسیٰ ضلع گجرات حال پنڈی بہاؤ الدین گجرات کی طرف ستمبر ۱۹۳۲ء کے بعد کوئی حصہ آمد نہیں آیا نہ ہی ان کی طرف سے کوئی اطلاع ملی ہے معلوم نہیں وہ بسلسلہ ملازمت کہیں تبدیل ہو گئے ہیں یا کہاں ہیں۔ اسلئے بذریعہ اخبار اطلاع دیجاتی ہے کہ اتنی دیر تک چندہ نہ بھیجنے کی وجہ تحریر کریں

ہسٹیریا کا مکمل علاج

رئیس الاطبا طبیب حاذق علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی ایل ایچ ایم ایس میڈیکل سرجن نجیب آبادی کی راحت جانفزا گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ جگر معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں اختلاج القلب کابوس اور مراق میں از بس مفید ہیں قیمت فی شیشی للعہ

ملنے کا پتہ:-

مینجر ایسٹ اینڈ ویسٹ میڈیسن کمپنی جوہر بلڈنگ کٹڑہ شیر سنگھ کہنہ امرتسر

عرق عثمانی

(رجسٹرڈ) یہ دوا بیحد مقوی بھی اور مغلظ ہے۔ اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمزور قوی بن جاتا ہے اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ اور اعضاء رئیسہ۔ ہاضمہ۔ جگر۔ مثانہ۔ بدخوابی۔ دردسر۔ قبض۔ بدہضمی۔ نسیان۔ گھبراہٹ دل۔ پیشاب کی زیادتی بار بار آنا۔ اور جلن سے آنا۔ خون کی کمی۔ چہرے کی زردی۔ پژمردگی۔ طبیعت محنت سے نفرت۔ پنڈلیوں میں درد اور تمام دنیاوی لذتوں سے محروم رہنا۔ ایسے امراض کو بفضل خدا دور کر دیتا ہے۔ عورتوں کے جملہ عوارض سوکھنا زردی وغیرہ کو بھی رفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو روڑکی یو۔ پی

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

ڈلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

ڈلروز ناسور سور مخلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ توت و خنازیر طاعون ناسور بھگندر سولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت۔ اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد سر درد اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

خدا کے فضل سے کتابی تبلیغ کی تجویز مقبولِ عام ہو رہی ہے

"الفضل" کے گذشتہ پرچوں میں ہم نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ اگر دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی انگریزی فارسی اور اردو کتب کے مجوزہ سیٹ (جن کی قیمت بہت ہی کم کر دی ہے۔) عوام کے علاوہ دنیا کے تمام بادشاہوں، [illegible]، امیروں اور چیدہ چیدہ لیڈروں۔ ایڈیٹروں۔ عالموں۔ فاضلوں کو اسلام اور احمدیت کی صحیح تعلیم سے واقف کرنے کے لئے بھجوائیں اور دُنیا کی مختلف لائبریریوں میں بھی انہیں رکھوا دیں۔ تو اس طرح آسانی کے ساتھ ہر طبقہ و خیال کے لوگوں پر اتمام حجت ہو سکتی ہے۔ سو خدا کے فضل سے یہ تجویز دوستوں نے پسند کی ہے۔ اور اس کے متعلق جہاں دوستوں نے اپنے اپنے آرڈر بھجوانے شروع کر دیئے ہیں۔ وہاں حوصلہ افزا الفظوں میں اس تجویز پر دلی مسرت کا اظہار بھی کیا ہے۔ ذیل میں موصولہ آراء میں سے چند نقل کی جاتی ہیں۔ باقی پھر شائع کی جائیں گی۔ امید ہے کہ وہ دوست جنہوں نے اس سہل مگر انقلابی تجویز کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ وہ جلد متوجہ ہوں گے۔ اور اس فرض کو پورا کریں گے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر شروع دن سے عائد ہے۔ کہ وہ اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہونچائیں ؛

(۱) جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ محلہ دارالبرکات

آپ کی تجویز مجھے پسند آئی۔ میری طرف سے بھی مہاراجہ صاحب بہادر آف .... کو انگریزی کتابوں کا ایک مکمل سیٹ بھجوا دیا جس میں ان چھ کتابوں کے علاوہ باقی ضروری کتب بھی ہوں۔ انشاء اللہ ان کا دام اور خرچ ڈاک میں جلد ادا کر دوں گا ؛

(۲) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

بہت مفید تجویز ہے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ نبی کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہونچایا جائے۔ میں انشاء اللہ خود اس میں حصہ لوں گا۔ اور دوسرے احباب کو بھی اس نیک کام میں حصہ لینے کی تحریک کروں گا ؛

(۳) جناب منشی محمد الدین صاحب ملتانی مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

مکرمی یہ تجویز بہت اچھی ہے۔ اس کا یہ بہت بڑا فائدہ ہو گا۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ روئے زمین کے کونوں تک پہونچ جائے گی۔ اور بڑے بڑے آدمیوں کو تبلیغ کا حق ادا ہو جائے گا۔ میں بھی ایک سیٹ انگریزی کی قیمت ادا کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔

(۴) جناب مولوی عبد المنان صاحب صاحبزادہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ

نہایت مبارک تجویز ہے۔ اگر جماعت اس طرف توجہ کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت عظیم الشان نتائج پیدا ہوں گے۔ میں خود بھی اس میں حصہ لے رہا ہوں۔

(۵) جناب شیخ محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی

الحمد للہ والمنۃ۔ نہایت احسن تجویز ہے۔ عاجز مولا کریم کی طرف سے اس تحریک کا القا تصور کرتا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بابرکت ثابت ہو گی۔ امید ہے کہ ہر صاحبِ توفیق دوست اس کارِ خیر میں شریک اور حصہ دار ہوں گے۔ اس تجویز کو بک ڈپو نے اس طرح اور بھی آسان کر دیا ہے۔ کہ دوست بجائے یکمشت ۵ روپیہ ادا کرنے کے علاوہ ماہوار قسطوں میں بھی ادا کر کے حصہ لے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے ؛

(۶) جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر صرف امراء کو ہی نہیں۔ بلکہ غرباء کو بھی پڑھوانا چاہیئے۔ آپ میری طرف سے ایک سیٹ کسی ایسے غیر مسلم کو بھیجدیں جو علم دوست ہو۔ مگر ہماری کتابیں خرید کر پڑھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ ان کی قیمت ۵ روپے اور محصول ڈاک میں جلدی ہی آپ کو بھیج دوں گا ؛

(۷) چودھری ظہور احمد صاحب جنرل سکرٹری نیشنل لیگ قادیان

آپ کا اعلان نظر سے گزرا۔ اس میں جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ وہ واقعی اس قابل ہے کہ اُسے پورے جوش کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جائے۔ آپ میری طرف سے بھی انگریزی کتابوں کا ایک سیٹ کسی غیر ملک کے مشہور آدمی کو بھیج دیں۔ اور قیمت و خرچ ڈاک کا بل مجھے بھجوا دیں ؛

انگریزی ۶ مجلد کتب کا سیٹ
اصل قیمت ۱۸ روپے رعائتی قیمت ۵ روپے

فارسی ۳ مجلد کتب کا سیٹ
اصل قیمت چھ روپیہ رعائتی ڈیڑھ روپیہ

اردو تین مجلد کتب کا سیٹ
اصل قیمت آٹھ روپیہ رعائتی اڑھائی روپیہ

نوٹ: جو دوست یہ سیٹ صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی معرفت بھجوانا چاہیں وہ اصل قیمت کے ساتھ محصول ڈاک بھی ادا فرمائیں ؛

خاکسار: ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ جون۔ انگلستان اور ہندوستان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان پہلا ٹیسٹ میچ آج لارڈز میں شروع ہوا۔ لنچ تک ۵ وکٹوں سے ۹۷ سکور تھا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔ مرچنٹ ۳۵۔ ہنڈلیکر ۲۶۔ مشتاق علی صغیر۔ سی کے نیڈو ا وزیر علی رنات (وٹ) ۷۔ امر سنگھ ۱۳ ہندوستانی ٹیم پہلی اننگز میں تمام آؤٹ ہو گئی [illegible] کی ۷ پر ۱۴ رنز میں کیں۔ ٹیسٹ میچ میں انگلستان کا سکور ۷ وکٹوں سے ۱۳۲ رہا۔

جنیوا ۲۷ جون۔ شاہ نجاشی نے لیگ کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے۔ جس میں درخواست کی ہے کہ مغربی ابی سینیا کی حکومت کو روپیہ اور اسلحہ جات سے ہمدردی جائے۔ اور ابی سینیا کی آزادی کا حق تسلیم کیا جائے۔

لکھنؤ ۲۷ جون۔ شاہجہانپور سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے ڈھیلہ میں زبردست طغیانی کی وجہ سے سینکڑوں آدمی بے خانماں پھر رہے ہیں۔ کچھ جانیں بھی سیلاب کی نذر ہو گئی ہیں۔ نقصان مال بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۲۶ جون۔ سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم ایل اے پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے دیہاتی قرضوں کے متعلق ایک بیان کے دوران میں تجویز پیش کی ہے کہ قرضہ جات سے نجات دلانے کے لئے اسمبلی میں قانون پاس کیا جائے۔ جو تمام ملک پر حاوی ہو۔

فلاڈلفیا ۲۷ جون۔ جمہور امریکہ کی عہدہ صدارت کے لئے ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے پریذیڈنٹ روز ولٹ کو نامزد کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۷ جون۔ آل انڈیا کرکٹ ٹیم کے ارکان نے آج ملک معظم سے ملاقات کی۔ ملک معظم کچھ دیر تک ان سے گفتگو کرتے رہے۔

قاہرہ ۲۷ جون۔ شاہ فاروق کے چچا شریف صابری پاشا کی ۱۲ سالہ صاحبزادی کی نسبت شاہ فاروق سے ہو گئی ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ ممکن ہے ملک معظم دربار تاجپوشی سے پہلے شادی کریں۔ اگرچہ اس بات کی تردید کر دی گئی ہے۔ مگر اس وقت عام خیال یہی ہے کہ شاہ ڈنمارک کی بھتیجی آئندہ ملکہ انگلستان ہونگی

قاہرہ ۲۷ جون۔ انگلستان اور مصر کے درمیان جو نیا معاہدہ مرتب ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں نحاس پاشا وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی اور شخص اس بات کا خواہاں نہیں ہو سکتا کہ دونوں ممالک کے درمیان جلد از جلد ایک نئے معاہدہ پر دستخط ثبت ہو جائیں۔ نیز کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔ اور عنقریب سر انجام پا جائے گا۔

برلن ۲۷ جون۔ جرمنی کابینہ نے ایک قانون جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ذرائع دفاع ملکی کو تباہ کرنے والوں یا اس کے لئے خراب سامان مہیا کرنے والوں کے لئے موت کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

وارسا ۲۷ جون۔ پولینڈ کی کونسل وزراء نے اٹلی کے خلاف تعزیری قیود کو اٹھا لینے کا حکم دیدیا ہے۔

لاہور ۲۶ جون۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر جیون لال گابا کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۹۱ تعزیرات ہند کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ چنانچہ انہیں پانچ سال قید سخت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید ڈیڑھ سال کی سزا دی گئی ہے۔

کلکتہ ۲۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے سرکردہ ہندو لیڈروں نے وزیر ہند کو ایک میموریل ارسال کیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جہاں تک بنگال کا تعلق ہے فرقہ وارانہ فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بارسوخ ہندو لیڈروں کا ایک وفد عنقریب اسی سلسلہ میں انگلستان [illegible] جائے گا۔ اس میموریل پر بنگال کونسل کے [illegible] ہندو ارکان کے علاوہ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور۔ مہاراجہ بردوان۔ اور مسٹر سرت چندر بوس کے بھی دستخط ہیں۔

لنڈن ۲۷ جون۔ جاپان کے ساتھ جنگ کے خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے روس نہایت وسیع پیمانہ پر تیاریاں کر رہا ہے سائبیریا میں سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ اور ان پر ہوائی حملوں کے اثر کو زائل کرنے کے لئے شیڈ بنائے جا رہے ہیں۔ تمام فوجی افسروں کو جو رخصت پر ہیں واپس آنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

جبوتی ۲۷ جون۔ گذشتہ مئی میں ادیس آبابا کے اندر حملہ آور اطالوی افواج کے داخل ہونے سے شہر میں تین روز تک قتل و غارت کا بازار گرم رہا تھا۔ اس سلسلہ میں شہر کے تاجروں نے اپنے نقصانات کی تلافی کے لئے ایک لاکھ پونڈ کا مطالبہ کیا ہے۔

القدس ۲۷ جون۔ عربوں نے لیدا حیفا لائن پر ایک پٹڑی کو ہٹا دیا تھا جس کے باعث ایک مال گاڑی لائن سے اتر گئی۔ چیشائر رجمنٹ کے دو سپاہی جو ٹرین کی حفاظت کے لئے اس میں سفر کر رہے تھے۔ انجن کے نیچے آ گئے۔ اور ان میں سے ایک ہلاک ہو گیا۔ ٹرین کے پٹڑی سے اتر جانے کے بعد عربوں نے شدید فائرنگ شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں چند مسافر مجروح ہوئے۔ اور انجن کا ڈرائیور ہلاک ہو گیا۔

جنیوا ۲۷ جون۔ نکاراگوا نے جمعیت اقوام سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔

لاہور ۲۷ جون۔ آج صبح وطن اسلامیہ ہائی سکول لاہور کے طلباء نے ہیڈ ماسٹر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مکمل ہڑتال کر دی تمام طلباء ہیڈ ماسٹر کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے سکول کے احاطہ سے باہر نکل آئے

لاہور ۲۷ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم بیرسٹر پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں راولپنڈی ڈویژن شہری مسلم حلقہ سے امیدوار کھڑے ہونگے۔ مولانا سید حبیب مدیر "سیاست" بھی اس حلقہ سے امیدوار کھڑے ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔

مونٹرے ۲۷ جون۔ دردانیال کی کانفرنس لیگ کونسل اور اسمبلی کے اجلاس کے پیش نظر ملتوی کر دی گئی ہے۔ اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ جونہی نئے بین الاقوامی معاہدہ پر دستخط ثبت ہو جائیں۔ فوراً آبنائے باسفورس اور دردانیال میں قلعہ بندی کر لی جائے۔ یہ کارروائی ایک خاص قانون کے ماتحت ہوگی جس کی رو سے نہ صرف قلعہ بندی کا حق ترکی کو حاصل ہو جائے گا بلکہ ترکی کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا۔ کہ وہ جب چاہے۔ باسفورس اور دردانیال سے گذرنے والے جنگی جہازوں کے متعلق حسب منشاء قیود عاید کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسے جنگ کا خدشہ ہو۔

لنڈن ۲۷ جون۔ بحر الکاہل میں ہونگ کے تین غیر آباد اور بنجر جزیرے جو برطانی محکمہ نو آبادیات کے انتداب میں ہیں لیکن آسٹریلیا کے تاجروں اور مالکان پر ٹھیکہ پر دیدئے گئے ہوئے ہیں۔ اور ناگاہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قبضہ لینے سے ایک نہایت پریشان کن صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس اطلاع کے موصول ہونے پر داؤننگ سٹریٹ ہال میں سیاسی کارروائی کے لئے مسئلہ پر غور و خوض کیا جا رہا۔

لنڈن ۲۷ جون۔ اعراب غلط کی تحریک آزادی کا شرق اردن پر بھی اثر چنانچہ اسی اثر کے پیش نظر شرق اردن قیام امن کے متعلق بھی تمام اختیارات فی الحال ہائی کمشنر کو تفویض کر دئے گئے ہیں معلوم ہوا ہے مختلف قبائل کے دو صد شیوخ عمان کے جنوبی علاقہ میں جمع ہو کر ایک اجلاس منعقد کر رہے ہیں۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ اعراب فلسطین کے مطالبات کی حمایت تکمیل کے لئے ایک منظم اور [illegible] بغاوت دی جائے۔

القدس ۲۷ جون۔ نابلس رام اللہ پر برطانوی فوج اور مسلح عربوں کے ہجوم میں پھر تصادم ہو گیا۔ اور بہت دیر تک خوفناک جنگ جاری رہی۔ جس میں ایک گورہ چھ عرب ہلاک اور چار مجروح ہوئے۔ یہ کابلین کے قریب بھی برطانوی فوج اور عرب کے مابین پانچ گھنٹے تک سخت لڑائی ہوتی رہی اس کے بعد برطانوی فوجی دستوں اور پولیس نے ملحقہ دیہات پر چھاپے مار کر اسلحہ ضبط کرنے کے لئے تلاشیاں لیں۔

لنڈن ۲۷ جون۔ کل صبح لیگ اجلاس میں شمولیت کے لئے بہت سے کے نمائندہ جنیوا پہنچ گئے۔ شاہ نجاشی کے استقبال کے لئے ہزاروں لوگ سٹیشن پر جمع ہو گئے۔ منگل کو لیگ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اور اس میں اٹلی اور حبشہ کے تنازعہ اور تعزیرات کے معاملہ پر غور و خوض

امرتسر ۲۷ جون۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ آنے اور چاندی ۴۹ روپے ۶ آنے ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی